باب
17

جمہوریت کی توسیع

اس سے قبل کے باب میں آپ نے جمہوری انقلاب کے بارے میں پڑھا ہے جس کے سبب یورپ میں جمہوری طرز حکومت قائم ہوئی۔ جمہوری طرز حکومت عوام کے خواہشات اور ضروریات کے عین مطابق ہوتی ہے۔ اس میں عوام کامل آزادی کے ساتھ سرگرمی سے حصہ لینے کے قابل ہوتے ہیں۔ اس میں ہر قسم کے لوگ قابل احترام مقام رکھتے ہیں۔ اور دنیا کے تقریباً حصوں میں لوگ ایسے ہی خواب سجائے ہوئے ہیں اور اس کی تعبیر کیلئے کوشش کرتے رہتے ہیں۔

آیئے ۔ ہم ایسے دو ممالک کے مثالوں پر نظر ڈالیں گے جہاں حالیہ عرصہ میں لوگوں نے جمہوریت کے لئے لڑائی کی یہ لیبیاء اور میناز ہیں۔

شکل 17.1 : عوام مظاہرہ کرتے ہوئے

☆ دنیا کے نقشے میں لیبیاء اور مائنمار کی نشاندہی کیجئے یہ ممالک کونسے براعظم میں واقع ہیں۔

لیبیاء:

لیبیاء شمالی آفریقہ کا غریب ملک تھا۔ جو اٹلی کی نوآبادی تھا اور 1951ء میں طویل جدوجہد کے بعد آزاد ہوا۔ جب لیبیاء آزاد ہوا تب اٹلی سے ملک کا اقتدار اعلیٰ بادشاہ ادریس کے حوالے کیا جس نے ملک پر چند امیر اور طاقتور خاندانوں کی مدد سے حکومت کی۔ یہاں کے زیادہ تر لوگ مختلف قبائل سے تعلق رکھتے تھے اور زراعت، ریگستانی علاقوں میں مویشی پالن پر انحصار کرتے تھے۔ ان قبیلوں پر قبیلوں کے روایتی سردار غالب رہتے تھے۔ 1959ء میں لیبیاء میں پٹرول کے کثیر ذخائر برآمد ہوئے اور تیل کی فروخت سے ملک میں دولت کی فراوانی ہوئی۔ حکمرانوں اور طاقتور خاندانوں نے اس نئی دولت پر قبضہ کرلیا۔ اسی دوران شمالی افریقہ میں قومیت کی نئی لہر اٹھی۔ نوجوان طبقہ جدید نئی سلطنت کا احیاء چاہتا تھا جو کہ نوآبادیاتی اقتدار اور دلچسپی کے مطیع نہ ہوں بلکہ عوامی فلاح کے لئے کام کریں ۔ وہ ملک میں اصلاحات، عورتوں پر تشدد کا خاتمہ، مستقل طور پر قبیلوں کے درمیان جنگوں کی روک تھام اور امن واتحاد کے لئے کوشاں تھے۔ وہ تیل سے حاصل شدہ نئی دولت کو مساویانہ طور پر تقسیم کو یقینی بنانا چاہتے تھے۔ لیبیاء کی اکثریتی عوام اس نظریہ سے کافی متاثر ہوئی

1969ء میں معمر قذافی اور 70 نوجوان فوجی عہدیداروں کے گروہ نے لیبیاء کا کنٹرول اپنے قبضہ میں لے لیا۔ آفسروں کا گروہ اپنے آپ کو Free Officer Movement کہتا تھا۔ بادشاہ ادریس اول نے ملک سے فرار اختیار کی۔ ملک میں شہنشایت کا خاتمہ ہوا اور ملک Socialist Libyan Arab Republic قرار پایا۔ فوج نے اقتدار اعلیٰ کی منتقلی میں مکمل تعاون کیا۔ یہ تحریک Revolutionary Command Council (RCC) کی قیادت میں چلائی گئی۔ RCC، 12 فوجی اراکین پر مشتمل تھی۔ یہ نئی قیادت لیبیاء کو جدید مساوات انسانی Modern Egalitarian Country کی حیثیت سے ترقی سے ہمکنار کرنا چاہتی تھی اور ساتھ ساتھ اسلام کے بنیادی اصولوں پر عمل پیرا تھی۔ اسلام اکثریتی عوام کا مذہب تھا۔

جیسا کہ ہم نے اوپر دیکھا کہ لیبیائی سماج قبائیلی تھا اور جس پر قبائیلی سردار حکمرانی کرتے تھے۔ لوگ عوامی فلاح کی بہ نسبت اپنے شخصی قبائیل کی اور اسکے وقار کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ اکثر غریب گلہ بان، مویشی پالن اور ناخواندہ تھے۔ عورتیں گھر تک محدود تھی اور ان کو عوامی سرگرمیوں میں شراکت کی اجازت نہیں تھی۔

☆ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہاں جمہوری حکومت کے قیام کے لئے کونسے مسائل کا سامنا کرنا پڑا؟

نئی طرز حکومت نے مختلف اصلاحات شروع کیئے اور لیبیاء کو تیزی سے ترقی کی جانب گامزن کیا۔ تیل کے وسائل کو تو میایا گیا۔ کاشتکاری کے اضافہ کے لئے غریب مزدوروں کو آبپاشی کی زمینات دی گئی تا کہ خانہ بدوش Nomadism نظام کا خاتمہ ہوا۔ تمام لوگوں کے لئے مفت ہمہ گیر تعلیم بشمول خواتین، تمام کے لئے مفت طبی علاج کی سہولیات تیل کے منافع کے حصے کی تمام شہریوں میں تقسیم، مکانات کی تعمیر کے لئے رعایتی اسکیم وغیرہ۔ ایک اہم اصلاح آزادی کو یقینی بنانا اور خواتین کو مساوی رتبہ عطا کرنا تھا۔ خواتین تجارت کرسکتی ہیں۔ جائیداد کی مالک بن سکتی ہیں اور حکومت میں خدمات انجام دے سکتی ہیں۔ ان اقدامات کے سبب لیبیاء پورے افریقہ میں اعظم ترین سماجی خدمات کے حصول کے قابل بن پایا۔ اوسط حیات جو 50 سال سے کم تھی بڑھ کر 77 سال ہوگئی۔ آج مرد و خواتین کا شرح خواندگی 90% سے بھی زائد ہے۔

قبائیل، خانہ بدوش، ناخواندگی، عورتوں پر تحدیدات کی وجہ سے لوگوں کی جمہوریت میں شراکت داری کو یقینی بنانا مشکل تھا۔ نئی لیبیائی حکومت نے عوامی مجلس، عوامی مقننّہ کو مرکز میں منتخب کر کے عام عوام کو عوامی معاملات میں شراکت داری کیلئے حوصلہ افزائی کی کوشش کی۔ اوسط طبقہ میں تعلیمی ترقی ہوئی اور لوگوں نے ان سیاسی اداروں میں حصہ لینا شروع کیا جس سے سماج میں تیزی سے تبدیلی رونماء ہوئی مگر قذافی حکومت ان جمہوری اداروں پر بھروسہ کرنے کو تیار نہیں تھی۔ اس کی جگہ انہوں نے متوازی انقلابی مجلس نظام کی تشکیل دی جنہیں قذافی اور RCC کے نامزد قریبی افراد کنٹرول کرتے تھے۔ اور عوامی اداروں کے لیے ان غیر منتخب افراد کے فیصلوں کو نافذ کرنا لازمی تھا۔ اس کے نتیجہ میں لوگوں کو ان اداروں سے دلچسپی ختم ہوگی لیکن حکومت نے عوام کو زبردستی اس میں شمولیت کیلئے دباؤ ڈالا۔ RCC خود کو مخالفت اور تنقید کو بالکل برداشت نہیں کرتی تھی۔ وہ سیاسی مخالفین کو گرفتار کرتی۔ اذیتیں دیتی اور وحشیانہ انداز فوج کی مدد سے ہلاک کیا کرتی تھی۔ صحافت کیلئے آزادی نہیں تھی۔ آزاد تنظیموں جیسے تجارتی انجمنوں اور دیگر تنظیموں اور کسی بھی سیاسی جماعت

کولیبیاء میں کسی سرگرمی کی اجازت نہیں تھی۔

ایسے آزادنہ سرگرمیوں کی وجہ سے کچھ خاندان مضبوط مقام کے حامل ہوگئے۔انہوں نے حکومت RCC اورتیل کی کمپنیوں پر کنٹرول شروع کیا جوکہ حکومت کی ملکیت تھے۔ان من مانیوں کے سبب عوام میں حکومت کے تئیں نفرت پیدا ہوگئی۔اور انہیں اس کے اظہار کا کوئی راستہ نظرنہیں آتا تھا۔

تیز ترقی، شہریانہ، نئے معاشی مواقع کا ظہور اور نوکریوں کی وجہ سے قبائیلی زندگی بتدریج کم ہوتی گئی اور مختلف قبائیل کے لوگ اورشہروں میں گھل مل کر ایک ساتھ رہنے لگے۔نوکریوں کے اکثر مواقع حکومتی شعبہ تیل کے ذرائع، صنعتوں اور زراعت میں تھے جو کہ حکومت کے کنٹرول میں تھے۔ نئے متوسط طبقے کا لیبیاء میں ظہور ہوا جو تجارت اور صنعتوں میں اہم کردار ادا کرنا چاہتے تھے لیکن حکومتی پالیسی کی وجہ سے ان کے لئے مواقع مسدود تھے اور تجارتی وصنعت پر طاقتور خاندانوں اور حکومت کا کنٹرول تھا۔

شکل 17.2 : مصر کے چوراہے پر مصوری۔جہاں اس دہے میں جمہوری تحریک چلائی گئی۔

2010ء کے اواخر میں عرب دنیا کے اطراف جمہوری حکومتیں قائم کرنے کی تحریکیں چلائی گئی۔ اس تحریک کا آغاز چھوٹے سے ملک تیونس (Tunisia) میں ہوا اور مصر، لیبیاء، یمن، بحرین، شام اور دیگر ممالک میں بھی یہ تحریکیں پھیل گئیں۔ ان انقلابی مظاہروں، احتجاج اور جنگوں کی لہریں جو عرب دنیا میں دسمبر 2010ء کو شروع ہوئی اس ان کو بہار عرب (Arab Spring) کے نام سے شہرت حاصل ہوئی۔

لیبیاء میں تبدیلی:

بن غازی جیسے کئی شہروں میں شہری سہولیات کی حالت تشویشناک تھی، کئی شہری بے روزگار تھے۔اور اکثر خاندانوں کی کوئی مستقل آمدنی کا ذریعہ نہیں تھا۔ملک بھر میں عوام انٹرنٹ اور موبائل فون کے ذریعے اپنے احساسات کا اظہار کررہے تھے جبکہ سرکاری میڈیا نے ان حالات کو نشر نہیں کیا۔جنوری 2011ء کے آغاز پر ایک گروہ نے مکانات کی تعمیرات میں تاخیر اور سیاسی رشوت کی وجہ سے ملک کے شمالی مشرقی حصے کے شہر Bayda میں احتجاج شروع کیا۔ یہ احتجاج پرامن جلوس کے طور پر شروع ہوا۔ پولیس نے اس سے کچلنے کی کوشش کی مگر یہ احتجاج دیگر شہروں میں پھیل گیا۔فروری تک یہ احتجاج پرتشدد شکل اختیار کرگیا۔

فروری میں مظاہرے تشدد میں تبدیل ہوگئے۔Bengazi شہر میں لوگوں نے پولیس کے خلاف مارچ نکالا وہاں پر فائرنگ ہوئی اور لوگ زخمی ہوئے۔عوام کے طبقے نے اپنے لئے ہتھیار اور اسلحہ حاصل کرنا شروع کیا۔ یہ باغی حکومتی فوج سے دستبردار ہوئے پیشہ وارانہ سپاہیوں کا گروہ تھا لیکن اکثریت عام لوگوں کی تھی اور اس میں وکلاء، مزدور، انجینئرس، اساتذہ اور طلباء وغیرہ شامل تھے۔قذافی

SCERT TELANGANA

حکومت کے خلاف تمام مخالفین کے گروہ متحدہ ہوگئے۔ حفاظتی دستوں نے عوام پر فائرنگ کی۔ مظاہرین نے سرکاری املاک پر حملہ کیا۔ وہ مقامی ریڈیو اسٹیشن پر بھی قابض ہوگئے۔ عوام نے مختلف مطالبات کیئے۔ انہوں نے سابقہ دستور کی تجدید سے لے کر کثیر جماعتی جمہوریت کے قیام تک مطالبات کیئے۔ قذافی حکومت نے اپنے حامیوں کو جمع کر کے خود کی تائید میں مظاہرے شروع کیئے۔ اس کے بعد دونوں کے درمیان خانہ جنگی (Civil War) ہوئی اور عام لوگ بھی اسلحہ سے لیس ہوگئے اور فوج کے چند ارا کین بھی عوام کے ساتھ مل گئے۔ قذافی نے مظاہروں کے خلاف اپنی بری اور ہوائی فوج کا استعمال کیا جس میں کئی لوگ ہلاک ہوگئے۔

دنیا کے بیشتر طاقتور ممالک جیسے متحدہ ریاست امریکہ (USA) لیبیاء میں مداخلت کے خواہشمند تھے اور وہ قذافی حکومت کو ختم کر کے اپنی پسندیدہ وتائیدی حکومت کے قیام کے لئے کوشاں تھے کیونکہ وہ لیبیاء کے اہم تیل کے ذخائر پر کنٹرول کرنا چاہتے تھے۔ ان ممالک نے باغیوں کی تائید کی اور لیبیاء کو خانہ جنگی میں ڈھکیل دیا۔ ادارہ اقوام متحدہ (UNO) نے باغیوں کی تائید کی اور لیبیاء کو No Flyzone قرار دیا۔ لیبیائی حکومت ہوائی فوج کے ذریعے باغیوں پر بمباری نہ کر پائے۔ لیکن حکومت نے ہوائی حملوں کو جاری رکھا تب فرانس، امریکہ اور برطانیہ وغیرہ نے مشترکہ طور پر اپنی ہوائی فوج سے لیبیائی حکومت کے ٹھکانوں پر بمباری کی اس طرح لیبیا عوام نے بتدریج انقلاب کو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں کامیابی حاصل کی

خانہ جنگی: ملک کی ایسی جنگ جو دو فریقین یا علاقوں کے درمیان ہوں۔

اس کے بعد صاف وشفاف انتخابات ہوئے جس میں 100 سے زائد سیاسی جماعتوں نے حصہ لیا اور 200 نمائندے منتخب ہوئے اور نئی حکومت نے 14 نومبر 2012ء کو حلف لیا۔ انہوں نے عبوری دستور تشکیل دیا۔ ممکن ہے کہ مستقبل تک ملک میں جمہوری حکومت مستحکم ہوجائے۔ لیبیاء فی الحال بین الاقوامی نگرانی میں ہے تاکہ لیبیاء میں مستقبل میں جمہوریت کی کامیابی اور جمہوری عمل کو مضبوط کیا جاسکے۔

☆ اگرچیکہ قذافی حکومت نے عوامی فلاح کے مقصد کے لئے کام کیا۔ اس کے باوجود عوام نے اسکے خلاف بغاوت کیوں کی؟

☆ اگرچیکہ قذافی حکومت جمہوری حکومت ہونے کا دعویٰ کرتی تھی۔ یہ حکومت کونسے حقیقی جمہوریت کے پہلوؤں سے خاصر تھی۔ اور کونسے جمہوری پہلو اس میں موجود تھے؟

☆ جمہوریت کے لئے شہری آزادی کیوں ضروری ہے؟ لیبیاء کے تناظر میں اس کی وضاحت کیجئے۔

☆ ڈکٹیٹرس صحافت اور ٹی وی میڈیا (ذرائع ابلاغ) پر کنٹرول کرنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کونسے دوسرے ذرائع ہیں جس سے لوگ معلومات اور نظریات کی ترسیل کر سکتے ہیں؟

☆ تیونیشیاء کی جدوجہد ایک تاجر کی موت سے شروع ہوئی۔ اس جدوجہد کو نیٹ ورکنگ سائٹس جیسے فیس بک Face Book کے استعمال سے تقویت ملی آپ کے خیال میں کہ حکومت کو انہیں کنٹرول کرنا کیوں آسان نہیں تھا؟

SCERT TELANGANA

مائنمار (برما)

دنیا کے نقشہ میں برما (جدید نام۔ میانمار) کی نشاندہی کیجئے۔ ہندوستان کو اس ملک کی سرحد لگتی ہے۔ برما ہندوستان کی طرح برطانوی نو آبادی تھا۔ یہ ساگوان کی لکڑی، غذائی فصل جیسے چاول اور معدنیات جیسے ٹن اور قیمتی پتھر جیسے یاقوت اور نیلم فراہم کرنے والا بڑا ملک تھا۔ برما بھی ہندوستان کی آزادی کے صرف 5 مہینے بعد آزاد ملک بنا۔ انہوں نے ہماری طرح دو ایوانوں پر مشتمل پارلیمان تشکیل دیا۔ اور 1960 ,1956 ,1951 کے دوران انتخابات ہوئے جس میں مختلف سیاسی جماعتوں نے مقابلہ کیا اور ایسا ظاہر ہو رہا تھا کہ برما بھی ہندوستان کی طرح جمہوری ملک بنے گا۔ لیکن اس وقت برما میں کوئی متحدہ سیاسی جماعت نہیں تھی جو ان کی قیادت کر سکے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ 1947ء میں ہندوستان میں حیدرآباد ریاست جیسی بے شمار دیسی ریاستیں تھیں۔ ان تمام کو ملک میں ضم کر کے جمہوریہ بننے میں ہندوستان کو چند برس لگے۔ اس طرح برما میں بھی بڑی تعداد میں چھوٹی ریاستیں اور مختلف نسلوں اور زبانوں کے علاقے تھے۔

1947 میں آنگ سان جو برما کے نسلی گروہ کا قائد تھا اور جس نے آزادی کے حصول کے دوران ملک کی قیادت کی (اور موجودہ حزب مخالف قائد آنگ سان سوچی کے والد) اور دیگر اقلیتی گروہوں کے قائدین نے ایک معاہدہ پر گفتگو کی۔ جس کے ذریعے اقلیتوں کو جمہوری عمل میں شامل کرنے کی ضمانت جاری کی تھی۔ لیکن اس دوران آنگ سان کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے فوری بعد برمی فوج نے طاقت کے زور پر نسلی ریاستوں میں اقتدار بڑھانا شروع کیا۔ کئی گروہوں نے اپنی ریاستوں کے تحفظ کے لیے مسلح جدوجہد شروع کی۔ وہ خود مختاری، نسلی حقوق اور جمہوریت میں شراکت داری کا مطالبہ کر رہے تھے۔ 1962ء میں جب نسلی جدوجہد پیچیدہ ہوگئی تو منتخبہ حکومت کو بے دخل کر کے فوجی جنرل Newin نے ملک کا اقتدار سنبھال لیا۔ اس نے تمام صنعتوں اور معدنیاتی وسائل کو قومیانے کی کوشش کی۔ مفت عوامی صحت اور تعلیمی نظام کو قائم کیا 1962ء اور 1965ء کے درمیان زمینداروں اور سود خوروں کے خلاف اہم قوانین وضع کیئے گئے۔ ان کا مقصد کسانوں کے زمین کے حقوق کی حفاظت اور جائیداد اور کرایہ پر زمین دینے کے حقوق کا تحفظ تھا۔ ان اقدامات بشمول کرایہ کو ختم کرنے کے قانون سے کسانوں کی مدد کی گئی۔

> **Autonomy**: کسی ملک، علاقے یا ادارے کی آزادی جو خود سے آزادانہ طور پر اپنا انتظام چلاتے ہیں۔

فوجی جنرلس تب سے اس ملک پر حکومت کر رہے ہیں۔ یہ حکمران یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اشتراکی پالیسیوں پر عمل پیرا ہیں ملک کے اہم وسائل قومی جنرلوں کے قبضہ میں ہیں۔ لیبیاء جس پر فوج نے حکومت کی اور ملک میں ترقی اور فلاحی سرگرمیاں انجام دیں۔ برما میں کوئی ترقی نہیں ہوئی اور برما غریب و مفلس ملک بن گیا۔ یہاں کسانوں پر دباؤ ڈالا جاتا تھا کہ وہ اپنے بچوں کو فوج کو فروخت

SCERT TELANGANA

کردیں اور کانوں میں نیم غلامی کی حالت میں کام کریں۔ جنرلس جو برما کی حکومت چلاتے تھے وہ تمام انسانی حقوق کو پامال کرتے تھے ۔شہریوں کو جبری طور پر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے تھے اور مزدوروں بشمول بچوں کو جبری مزدوری کرواتے تھے۔

فوجی حکمرانی کے خلاف زیادہ تر طلباء مظاہروں کی قیادت کرتے رہے لیکن ایسے تمام مظاہروں کو فوج کچل دیا کرتی تھی۔ 1988ء میں ایک بڑا مظاہرہ فوجی حکمرانی کے خلاف پھوٹ پڑا اور ہزاروں مظاہرین کو بربریت سے قتل کردیا گیا۔ نئی فوجی کونسل نے آئندہ سالوں میں انتخابات منعقد کروانے کا وعدہ کیا اور اقتدار حاصل کرلیا۔ اسی دوران آنگ سان سوچی نے برما میں اصلاحات کے لئے لڑائی شروع کی تھی۔ اس وقت سے سوچی برما میں مظاہروں اور جمہوری حکومت کے قیام کی جدوجہد کا مرکزی کردار بن گئی۔

Aung San Suu Kyi

حکمرانوں نے 1990ء میں انتخابات کا اعلان کیا۔ اس نئے انتخابات میں سوچی کی زیر قیادت نئی سیاسی جماعت National League for)NLD (Democracy نے اکثریت 80 فیصد نشستیں جیت لی جبکہ سوچی قید میں تھی لیکن فوج نے ملک کے اختیارات منتقل کرنے اور سوچی کو رہا کرنے سے بھی انکار کردیا۔ اس کو اپنے گھر میں نظر بند کردیا گیا وہ اپنے ہی گھر میں قیدی کی طرح رہنے لگی ۔ وہ بغیر اجازت کسی سے بات نہیں کرسکتی تھی۔ وہ اپنے شوہر کے آخری رسومات میں شرکت نہیں کرسکی جو کینسر کی وجہ سے انتقال کرگئے تھے اور نہ اپنے دوفرزندوں سے ملاقات کرپائی۔

برما پر معاشی تحدیدات عائد کرتے ہوئے بین الاقوامی طور پر دباؤ ڈالا یا گیا جس سے برما اور دیگر ممالک کے درمیان تجارت کو روکا کیا گیا جس کے نتیجہ میں برما اپنی اشیاء برآمد کرپا رہا تھا اور نہ ہی کوئی ضروری اشیاء درآمد کرپا رہا تھا۔ جس سے معیشت پر بہت زیادہ دباؤ پڑا۔ جبکہ یہ آخرکار ملک کے عام لوگوں کیلئے تکلیف دہ عمل بن گیا۔ جبکہ معاشی تحدیدات کا حربہ حکمرانوں پر دباؤ ڈالنے کے لئے استعمال کیا گیا تھا۔ برسوں تک فوجی حکومت پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ شہری آزادیوں میں اضافہ کریں اور جمہوری طرز اپنائیں۔

SCERT TELANGANA

برما میں تبدیلی

سال 2008ء سے برما میں مختلف قسم کی تبدیلیاں رونما ہوہی ہیں۔ جیسے کہ جمہوریت کے قیام کیلئے استصواب رائے عامہ قائم کرنا' ملک کے نام کو عوامی جمہوریت Republic of Democracy میں تبدیل کرنا۔ نصف طور پر منتخبہ نمائندوں اور نصف فوج سے نامزد ارا کین سے حکومت تشکیل پارہی ہے۔ ادارہ اقوام متحدہ (UNO) کی نگرانی میں 2010ء میں انتخابات منعقد کئے گے۔ اس کے باوجود (سوچی کو 2010 کے انتخابات میں حصہ لینے اور وہ انتخابات کے بعد ہی اپنے گھر میں نظر بندی سے آزاد ہوئی۔ اس کی جماعت نے انتخابات حصہ لینے سے انکار کردیا تھا جس کے نتیجہ میں فوج کی تائیدی پارٹی union Solidarity and Development Party نے تقریباً نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔ انتخابات میں دھاندلیوں کا الزام عائد کیا گیا۔ Military junta (ملٹری جنٹا) تحلیل کردی گئی اور Thien sein ملک کے صدر بن گئے۔

☆ کیا آپ کے خیال میں برما میں جمہوریت برقرار رہ سکتی ہے؟ اپنے جواب کی وجوہات بیان کیجئے۔

☆ آپ کے خیال میں برما میں آزادی کے بعد از خود جمہوریت کیوں قائم نہیں ہوسکی؟

☆ آپ کے خیال میں لیبیاء میں آزادی کے بعد از خود جمہوریت کیوں قائم نہیں ہوسکی؟

☆ آپ کے خیال میں لیبیاء اور برما میں جمہوریت کے قیام کے لئے طلباء اور نوجوانوں نے اہم کردار کیسے ادا کیا؟

☆ آپ کو سبق میں کونسے واقعات برما اور لیبیاء میں مشترکہ نظر آئے۔ ذیل کے امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے جوابات دیں۔

1۔ قیادت　　2۔ جدوجہد کی نوعیت　　3۔ تبدیلی کا طریقہ کار

☆ دونوں ممالک میں سیاسی جماعتوں اور ووٹنگ کے متعلق بیانات کو خط کشیدہ کیجئے۔

☆ لیبیاء اور برما میں بدلے ہوئے حالات کے بارے میں آپ نے 2012ء کے دوران جو سنا ہے۔ انہیں تحریر کیجئے۔

جمہوریت اور ڈکٹیٹر شپ (آمریت) کی نمایاں خصوصیات

آپ نے جمہوریت کے لئے دو حالیہ جدوجہد کے بارے میں پڑھا ہے اگرچیکہ دونوں ممالک ایک دوسرے سے یکسر مختلف ہیں لیکن وہاں عوام ایسی حکومتوں کے قیام کیلئے کوشاں تھے جو کہ مشابہت رکھتی ہوں۔

قدافی اور RCC (Revolutionary Command Council) نے مملکت کی فلاح کے لئے کام کیئے۔ جس میں تمام لوگوں کے بنیادضروریات شامل تھے۔ وہ تعلیم اور نوکریوں سے اپنی زندگی بہتر بنانے کے مواقع رکھتے تھے۔ ویسے ہی Burma Junta نے کچھ فلاحی اقدامات اور زمینی اصلاحات شروع کیئے۔ لیکن حکومت پر فوج کے کنٹرول میں اضافہ ہوا۔ فوج نے ملک کے وسائل کا استحصال کیا اور عوام غریبی کے دلدل میں پھنس گئی۔ بہر کیف دونوں ممالک پر ایسے لوگ حکومت کرتے تھے جن کو فوج

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21
SCERT TELANGANA

کا کلیدی تعاون حاصل تھا۔ وہ آزاد انتخابات یا سیاسی جماعتوں کی آزادانہ سرگرمیوں کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ وہ منتخب نمائندوں کو حکومت کی تشکیل کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ وہ اظہار خیال کی آزادی' اداروں کے قیام کی آزادی اور حکومت کے خلاف مظاہروں کی آزادی بھی نہیں دیتے تھے۔

ان دونوں ممالک کے عوام ایسی حکومت کے متمنی تھے جو صاف وشفاف طریقے سے منتخب ہو۔ ان دونوں ممالک کے عوام اظہار خیال کی آزادی' اداروں کے قیام کی آزادی اور غلط اقدامات کے خلاف مظاہروں کی آزادی چاہتے تھے۔ ان دونوں ممالک کے عوام چاہتے تھے کہ کئی سیاسی جماعتیں آزادی سے اپنے فرائض انجام دے پائیں۔

برما اور لیبیاء میں فرق تھا۔ برما کی شروعات جمہوری نظام سے ہوئی اور فوجی حکمرانی میں تبدیل ہوگئی جبکہ لیبائی حکومت بادشاہت سے فوجی حکمرانی میں منتقل ہوگئی۔ بہرحال دونوں ممالک میں صحت مندانہ جمہوریت کو فروغ پانے کیلئے سازگار حالات نہیں تھے۔ وہ سیاسی اور نسلی طور پر منقسم تھے جس سے مستحکم سیاسی نظام کا قیام مشکل بن گیا۔

جمہوریت کا سفر

17 ویں صدی میں برطانیہ میں جدید جمہوریت کی ابتدا ہوئی اور تب ہی سے دنیا بھر میں جمہوری نظریات کے قیام کے لے بتدریج سیاسی نظام میں تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ جمہوریت نے ابتداء میں سماجی طبقات کو جاگیرداریت اور شہنشاہیت کے مخالف کھڑا کیا اور ایک نیا سماجی نظام تشکیل دیا جس نے حکومت کے پیدائشی حق اور الوہی حق کے نظریہ کو رد کر دیا۔ یوروپ اور امریکہ میں 18 ویں اور 19 ویں صدی کے دوران انقلابات رونما ہوئے۔

صنعتیانے اور نوآبادیات کے حالات نے ساری دنیا میں جمہوری نظریات کے لیے سازگار حالات پیدا کیئے۔ تعلیم یافتہ متوسط طبقہ کا اکثر ممالک میں ظہور ہوا جو جمہوری نظریات سے متاثر تھا۔ اگرچیکہ ہر ملک کے علحدہ علحدہ سماجی نظام اور دیگر مسائل تھے۔ ان مسائل کے حل کیلئے جمہوریت کا وجود ہوا اور اس نے ان مسائل کے حل کی حکمت عملیاں دیں۔ اس طرح ہر ملک نے اپنے ملک کی ضروریات کے مطابق جمہوریت کے ڈھانچہ کو ترقی دی۔

بیسیویں صدی میں جمہوریت مخالف نوآبادیات کا نعرہ بن گیا تا کہ آزاد ممالک وجود میں لائے جائیں۔ ہندوستان' سری لنکا' جنوبی افریقہ یہ تمام اس عمل کی مثالیں ہیں۔ چند ممالک نے آزادی حاصل کی اور مستحکم جمہوریت کا قیام کیا کئی ممالک میں مستحکم جمہوریت کی تشکیل نہ ہو پائی۔ (مثلاً برما یا پاکستان)۔ فوجی امریت فاتح ہوئی بعض ممالک جیسے کہ پاکستان میں فوجی امریت اور جمہوری حکمرانی دونوں کا دور یکے بعد دیگرے ہے۔ فوجی آمریت کے زیر اقتدار ملکوں میں عوام جمہوریت کے قیام کے لئے تحریکیں منظّم کرتے رہتے ہیں۔ حالیہ عرصہ میں ہم لیبیاء اور برما کی مثالیں دیکھ چکے ہیں۔ جہاں ایسی تبدیلیاں شروع ہو چکی ہیں۔

بیسیویں صدی کے وران ایک اور سیاسی نظام کا آغاز ہوا جس کو اشترا کی نظام (Communist System) کہتے ہیں

SCERT TELANGANA

۔کمیونسٹ کا ایقان ہے کہ برطانیہ کی پارلیمانی جمہوریت امیر سرمایہ داروں کو ملک کے کنٹرول میں دیتی ہے اور غریب کام کرنے والے عوام کے حقیقی مفادات کی نمائندگی نہیں کرسکتی ہے ۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ صرف اس وقت ممکن ہے جبکہ Dictatorship of the proletariat یا محنت کش طبقہ کی آمریت ہوں۔اس آمریت کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ امیر اور طاقتور زمینداروں' سرمایہ کاروں کو اپنی پالیسیوں پر عمل کرنے کے لیے اقتدار اور موقع نہ دے۔اس طریقہ کا سیاسی نظام 1917ء کے بعد سوویت روس USSR' 1945ء کے بعد مشرقی یوروپ 1949ء کے بعد چین اور 1960ء کے بعد ویتنام' کیوبا وغیرہ میں قائم ہوا۔ان ممالک نے اشترا کی معیشت کو قائم کیا اس نظام میں تمام زمینات' کارخانے حکومت کی ملکیت ہوتے ہیں۔تعلیم' صحت اور روزگار کے تمام مواقع کو سماج کے ہر طبقہ کیلئے یقینی بنایا جاتا ہے۔اور ایک حد تک مساوات قائم کی جاتی ہے۔

لیکن یہ ممالک کثیر جماعتی انتخابات کی اجازت نہیں دیتے تھے اور ایک ہی جماعت اکثر کئی دہوں تک حکمرانی کرتی تھی۔ انہوں نے صحافت پر حکومت کا کنٹرول رکھا تھا اور لوگوں کو حکومت کی پالیسی کے خلاف آزادانہ طور پر اداروں کو قائم کرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے مختصراً حکومت کی پالیسیوں پر کھلے عام تنقیدوں کی اجازت نہیں تھی اور حکومت کی تبدیلی کے لئے سرگرمیوں کو تسلیم نہیں کرتے تھے ۔ جبکہ وہ اس بات کا دعوی کرتے تھے کہ وہ لوگ غریبوں کی دلچسپی کے مطابق کام کررہے ہیں اور غریبوں کیلئے حقیقی جمہوریت کو لارہے ہیں۔انہوں نے عوام کی آزادی کو محدود کردیا 1991ء میں USSR تحلیل ہوگیا کیونکہ عوام مغربی ممالک مثلاً امریکہ جیسی آزادی اور جمہوریت کا مطالبہ کرنے لگے۔اس کی تقلید کرتے ہوئے سابقہ USSR کے کئی چھوٹے ممالک جیسے روس' یوکرین' استونیا اور دیگر مشرقی یورپی ممالک جیسے پولینڈ اور ہنگری نے اشترا کی حکومت کا ترک کردیا اور پارلیمانی جمہوریت کی تشکیل دی ۔بے شک یہ ان کے لئے آسان نہیں تھا اور ان میں سے بیشتر فوجی امریت اور نسلی تصادم میں تبدیل ہوگئے۔

آج: یہ بات سب پر عیاں ہورہی ہے کہ جمہوریت ہی ملکوں کے پیچیدہ مسائل کو حل کرنے کا بہترین واحد ذریعہ ہے اور اس میں ہی تمام لوگوں کی آزادی اور حقوق کا احترام ہوتا ہے۔آج ایک نئی قسم کی جمہوریت دنیا کے چاروں طرف مضبوطی سے آگے بڑھ رہی ہے جس میں بالکل غریب ترین اور کمزور عوام بھی طاقتور موقف رکھتے ہیں اور پالیسی پر اثر انداز ہوسکتے ہے اور تمام کے لئے انصاف اور امن کو یقینی بنا سکتے ہیں۔

کلیدی الفاظ

(1) خانہ بدوش چرواہے/گلہ بان (2) شہریانہ (3) سیاسی بدعنوانی

(4) نظربندی (5) آمریت (6) شہنشاہیت

(7) جاگیرداریت

SCERT TELANGANA

اپنے اکتساب کو بڑھائیے

نقشہ:(1): 1900-1950 کے دوران جمہوری حکومتیں

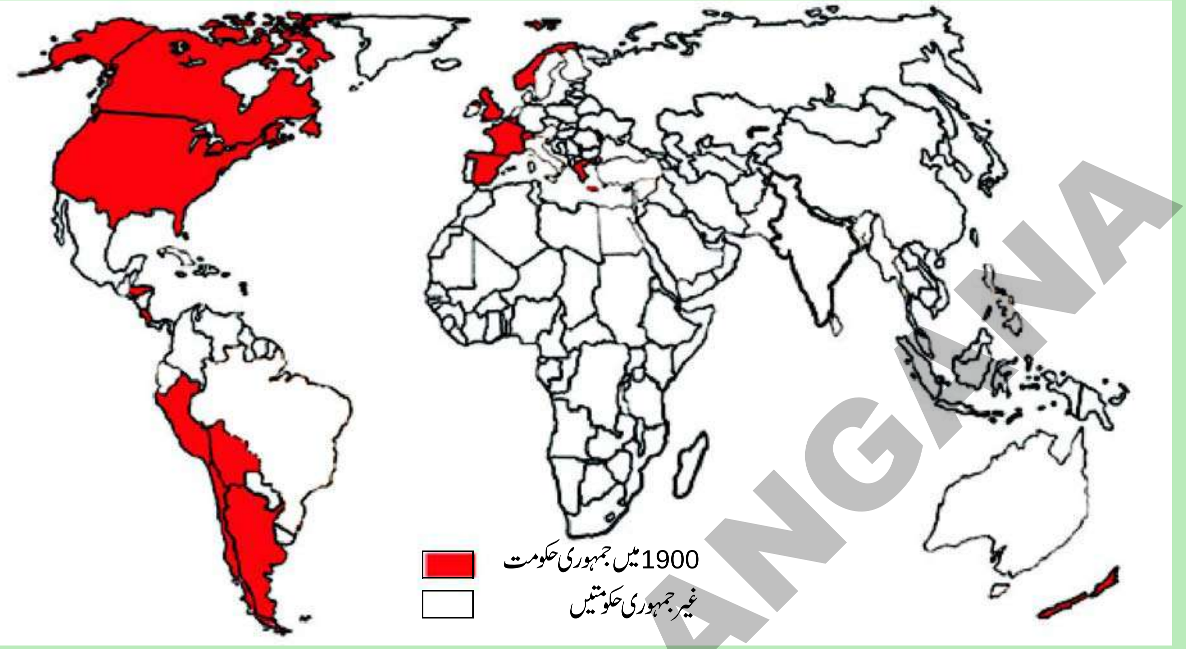

نقشہ:(2): جمہوری حکومتیں 2011ء میں

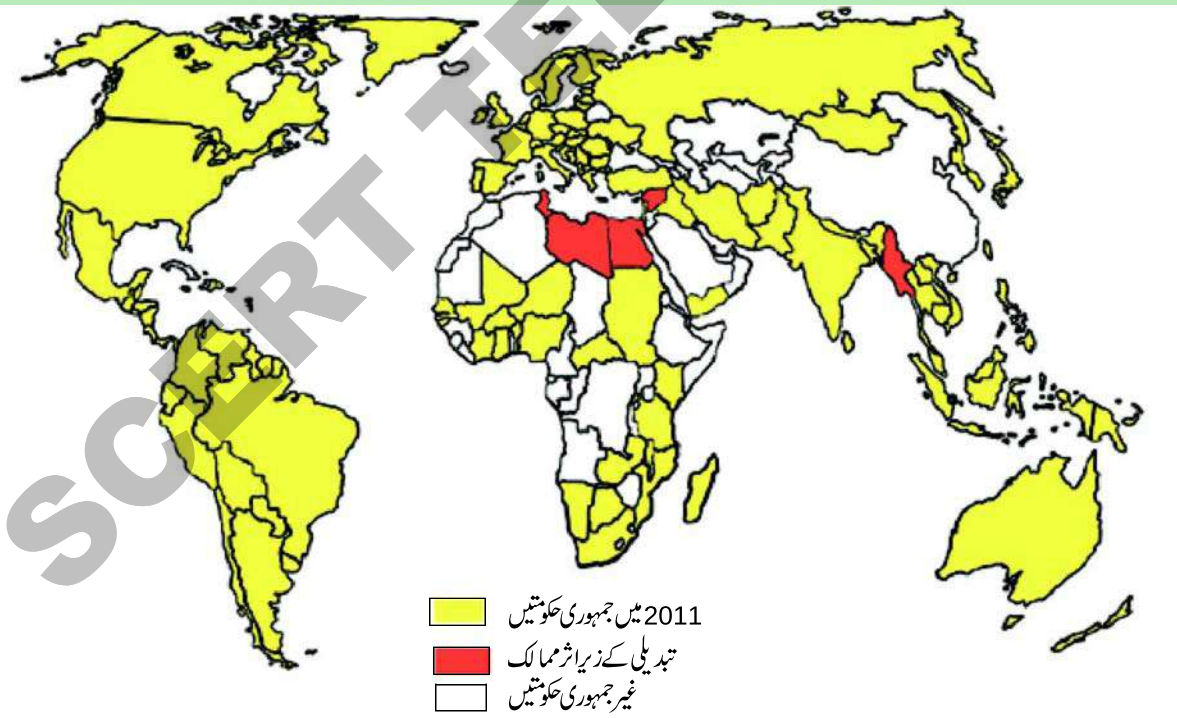

1(a) ان نقشوں کی بنیاد پر تین ممالک کی نشاندہی کیجیے۔ چند معاملات میں آپ تین ممالک نہیں پائیں گے) وہ دیئے گئے سالوں میں براعظم میں جمہوری تھے۔ دیئے گئے جدول کی طرح مزید ایک جدول تیار کیجیے۔

SCERT TELANGANA

جنوبی امریکہ	یوروپ	ایشیاء	آفریقہ	سال
				1900
				2011

b) ایسے چند آفریقی ممالک کی نشاندہی کیجئے جو 2011 تک جمہوری بن گئے؟

c) ایسے بڑے ممالک کی فہرست بنائیے جو 2011ء تک جمہوری نہیں تھے؟

2) نقشہ کو دوبارہ پڑھیئے اور مندرجہ ذیل نکات کے بارے میں سوچئے۔

a) نقشہ کی بنیاد پر کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ بیسویں صدی جمہوریت کی توسیع کیلئے نمایاں دور تھا۔

b) ابتدائی بیسویں صدی کے دوران جمہوریت اکثر ان براعظموں مثلاً ------- اور -------- میں تھی اوران براعظموں جیسے ------- اور میں نہیں تھی۔

c) آج بھی بعض علاقے ہیں جہاں اب تک جمہوری حکومتوں کا قیام عمل میں نہیں لایا گیا جیسے --------- اور ---------------

3) اکثر ممالک انتخابات منعقد کرکے یہ دعویٰ کرتے ہیں وہ جمہوری ہیں۔ لیبیاء اور برما کے تناظر میں یہ کیسے ہوا؟

4) آپ کے خیال میں حکمرانوں نے ذرائع ابلاغ (میڈیا) پر کنٹرول کرنے کی کوشش کیوں کی؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے علاقہ میں میڈیا کو کس طرح کنٹرول کیا جاتا ہے؟

5) لیبیاء اور میانمار کے اشخاص کے درمیان جمہوریت کے لئے جدوجہد اور واقعات کا تقابل کرتے ہوئے فرضی مکالمہ تحریر کیجئے۔

6) خواندگی اور عام تعلیم جمہوریت کی کارکردگی کیلئے کس طرح مددگار ثابت ہوتے ہیں؟

7) جمہوریت اور آمریت کے درمیان کیا فرق ہے؟

8) مینمار میں جمہوریت کے قیام کیلئے سوچی نے کیا کردار ادا کیا۔

9) سبق کی آخری عبارت کو پڑھئے اور اس سوال کا جواب دیجئے۔ a) جمہوریت کی نئی قسم کونسی ہے۔

منصوبہ

اخبارات کا مطالعہ کیجئے اور لیبیاء، مصر یا دوسرے ممالک میں جمہوریت کیلئے جدوجہد کے متعلق خبریں تحریر کیجئے۔ اس قسم کی خبروں کے تراشوں کو جمع کیجئے اور کمرہ جماعت میں چسپاں کیجئے۔

SCERT TELANGANA